قرآن کریم۔ سیرۃ نبویؐ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں پوپ کے اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب

قرآن کریم اور اسوہ نبویؐ سے ثابت ہے کہ دین حق جبر کی تعلیم نہیں دیتا

آنحضرت ﷺ نے کبھی جنگ کا آغاز نہیں کیا آپ کی تمام جنگیں مدافعانہ تھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2006ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 ستمبر 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ نرمی اور پیار سے دعوت حق دی۔ آپ نے کبھی جنگ کی ابتداء نہیں کی بلکہ آپ کی تمام جنگیں مدافعانہ تھیں۔ قرآن کریم ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ ایم ٹی اے نے یہ خطبہ براہ راست نشر کیا اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پوپ نے جرمنی کی ایک یونیورسٹی میں لیکچر کے دوران بعض دینی تعلیمات کا ذکر کیا اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں کسی دوسرے لکھنے والے کے حوالے سے باتیں کہیں جن کا دین حق سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ان کا طریق ہے کہ دوسرے کا حوالہ دے کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور بات بھی کر جاتے ہیں۔ پوپ نے بعض ایسی باتیں کہہ کر قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس سے بے چینی پیدا ہوگئی ہے اور اس سے خود ان کے دین حق کے خلاف جذبات کا اظہار بھی ہوگیا ہے پوپ کو اپنے مقام کے لحاظ سے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئے تھیں۔ وہ جس مسیح کی خلافت کے دعویدار ہیں اس کی تعلیم پر چلتے ہوئے انہیں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی۔ دین حق کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے آنحضرت ﷺ قرآن کریم کے ماننے والوں کے جذبات سے کھیلا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں، دعائیں کریں اور اس کے ساتھ ہی ہر ملک میں انہیں اس کے جواب دینے چاہئیں۔ یہی دو ہتھیار ہیں جن سے ہم نے کام لینا ہے۔

حضور انور نے پوپ کے اعتراضات کو بیان کر کے ان کے مدلل اور مسکت جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ دین حق تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم احادیث نبویہؐ اور مستند تاریخی حوالوں سے ثابت کیا کہ دین حق ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دیتا اور اعلان کرتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے انکار کر دے۔ کوئی ایک بھی مثال نہیں ملتی کہ آنحضرت ﷺ آپ کے خلفاء نے جبراً کسی کو مسلمان کیا ہو بلکہ آپؐ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی شخص منافقت سے اسلام قبول کرے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں بھی پیار اور نرمی سے دعوت دی اور کبھی جبر یا سختی نہیں کی۔ حضور انور نے قرآن کریم اور اسوۂ رسولؐ سے ثابت کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ نیز اس بارہ میں انصاف پسند مستشرقین کی تحریریں پیش فرمائیں کہ حضرت محمد عربی ﷺ نے کبھی جنگ کا آغاز نہیں کیا اور آپ نے صرف مدافعانہ جنگیں لڑیں۔ آپ عظیم المرتبت انسان تھے اور آپ کے ذریعہ جو عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا وہ ہرگز جبر کا نتیجہ نہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پوپ صاحب نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ اسلام کا خدا ایسا ہے جسے عقل تسلیم نہیں کرتی۔ اس بے ہودہ اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلام تو ایسا سچا خدا پیش کرتا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت سے ظاہر ہو رہا ہے جو ہر قسم کی صفات حسنہ سے متصف اور وحدہ لاشریک ہے جبکہ موجودہ مسیحیت کی تین خداؤں کی پیش کردہ تعلیم خلاف عقل ہے۔ موجودہ عیسائیت پولوسی مذہب ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہرگز تثلیث کی تعلیم نہیں دی تھی۔ حضور انور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ خدا سے مدد مانگیں کہ جلد از جلد خدائے وحدہ لاشریک کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے درج ذیل چند مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مکرم پیر معین الدین صاحب، محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب، مکرم میجر سعید احمد صاحب اور محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ریاض احمد صاحب۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔